47190 ـ كيا كسي خيراتى تنظيم جو يتيموں كي كفالت كرتى ہو كو مال دينے وال شخص بھي يتيم كي كفالت كرنے والا شمار ہو گا

سوال

ميں ايك خيراتى تنظيم ميں ايك يتيم كى كفالت كرتا اور تنظيم كو ماہانہ دو سو ريال ادا كرتا ہوں جو تنظيم كے ذريعہ يتيم كي والدہ كو ديا جاتا ہے ميں مال كي ادائيگي كے علاوہ بچے كي كسي بھي چيز كا مسؤل نہيں، تو كيا يہ نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي اس حديث كے تحت شمار ہو گا: ميں اور يتيم كي كفالت كرنے والا جنت ميں ہونگے" اس بارہ ميں ميرى راہنمائى فرمائيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

يتيم كي كفالت ان اعمال صالحہ ميں سے ہے جو شريعت اسلاميہ نے ہمارے لئے مندوب قرار ديا ہے اور يہ بتايا ہے كہ يہ جنت ميں داخل ہونے كا سبب بلكہ جنت كے اعلى درجات كے حصول كا باعث ہے، اور مومن كو اس كا شوق دلانے كے لئے نبي صلى اللہ عليہ وسلم كا مندرجہ ذيل فرمان ہي كافى ہے:

" ميں اور يتيم كي كفالت كرنے والا جنت ميں اس طرح ہونگے اور انہوں نے اپني درميانى اور شہادت كي انگلى كے ساتھ اشارہ كيا" صحيح بخاري حديث نمبر (5304).

ابن بطال رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

(جس نے بھي حديث سنى اس كا حق ہے كہ اس حديث پر عمل كرے تاكہ وہ جنت ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي رفاقت حاصل كرسكے) اسے ابن حجر رحمہ اللہ تعالى نے فتح البارى ميں نقل كيا ہے ديكھيں: فتح البارى (10/ 436) .

دوم :

يتيم پر مال خرچ كرنے كے متعلق خصوصى حديث وارد ہوئى ہے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يقينا يہ مال بڑا ميٹھا اور پيارا ہے لھذا وہ مسلمان اچھا اور بہتر ہے جس نے اس مال سے مسكين اور يتيم اور مسافر كو ديا" او كما قال النبى صلى اللہ عليہ وسلم . صحيح بخاري حديث نمبر (1465) صحيح مسلم (1052).

ليكن يتيم پر يہ مال خرچ كرنا ہى مكمل كفالت نہيں جو شريعت نے ہمارے لئے مندوب كي اور اسے سرانجام دينے والے كو جنت ميں يہ عظيم مرتبہ دينے كا وعدہ كيا ہے بلكہ يہ اس كي ايك حصہ اور نوع ہے، اور مكمل كفالت يہ ہے كہ يتيم كي ديكھ بھالل اور اس كي دينى اوردينادى مصلحت كا خيال كرنا اور اس كي تربيت و پرورش اور يتيمى ختم ہونے تك اس كے ساتھ حسن سلوك كرنا شامل ہے.

ابن اثير رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

يتيم كي كفالت كرنے والا شخص وہ ہے جو اس كي تربيت كرے اور اس كے معاملات كي ديكھ بھال كرے. ديكھيں: النہاية (4 / 192) .

اورجب امام نووى رحمہ اللہ تعالى نے اپنى كتاب رياض الصالحين ميں يتيم كي كفالت كرنے والے شخص كي تعريف كرتے ہوئے يہ كہا كہ وہ اس كے معاملات كي ديكھ بھال كرنے والا ہے، تو اس كي شرح كرنے والا يہ كہتا ہے:

(دينى اور دنياوى امور ميں يتيم كي ديكھ بھال كرنا اور وہ اس كا نفقہ اور لباس وغيرہ برداشت كر كے). ديكھيں: دليل الفالحين (3 / 103) .

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

(يتيم كي كفالت يہ ہے كہ: اس كي دنياوى اور دينى اصلاح كے كام كرنا جس سے اس كے دين كي بھي اصلاح ہو اور اس كي دنيا كي بھي اس كے د ين كي اصلاح اس كي تربيت اور پرورش اور تعليم وتعلم اور راہنمائى وغيرہ كركے، اور اس كي دنيا كي اصلاح اس كا كھانا پينا اور رہائش كا انتظام كرنے سے ہوگي) ديكھيں: شرح رياض الصالحين (5 / 113) .

اور يتيم كي كفالت كے معنى ميں يتيم كي دينى اصلاح اور اس كي تربيت اس كے دنياوى اور مادي مصلحتوں سے كم نہيں بلكہ يہ اولى ہيں، جس طرح باپ كا اپنے بچوں كي تربيت كرنا اور انہيں ادب سكھانا صرف ان پر خرچ كرنے سے زيادہ عظيم ہے اسي طرح يہاں بھي .

شيخ ابن سعدى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

(جس طرح جب انہيں تم كھلاؤ پلاؤ اور انہيں لباس پہناؤ اور ان كے جسم كي تربيت كرو تو تمہيں اس پر اجروثواب حاصل ہو گا، اسي طرح بلكہ اس سے بھي بڑھ كر يہ ہے جب آپ ان كے دلوں اور ان كي روحوں كي نفع مند علوم اور

سچے معارف اور اخلاق حمیدہ اور اس کے خلاف کاموں سے بچنے کي راہنمائی کرو تو اس پر اجروثواب حاصل ہو گا) دیکھیں: بھجۃ قلوب الابرار (128) .

یتیم کي حقیقی کفالت یہ ہے کہ اس کي تربیت اپنے بیٹے کي طرح کي جائے اور اس پر شفقت اور نرمی کرنے میں کسي قسم کی کمی اور کوتاہی نہ ہو اسے اچھا ادب سکھایا جائے اور اس کي تعلیم بھي اچھی ہو. دیکھیں: فیض القدیر للمناوی (1 / 108) .

اور عراقی رحمہ اللہ تعالی نے اس سے یہ نکالا ہے کہ یہ معنی ہي جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کي مرافقت کا راز ہے ان کا کہنا ہے کہ:

(یتیم کي کفالت کرنے والے کا ... لگتا ہے کہ اس میں حکمت یہ ہے ، جنت میں اس کے مرتبہ کي نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ نبی کي شان یہ ہے کہ وہ ایسی قوم کي طرف مبعوث ہوتا ہے جو اپنے دینی معاملات کي سمجھ بوجھ نہیں رکھتے تو نبی ان کي کفالت کرنے والا اور ان کا معلم اور راہنما ہوتا ہے، اور اسي طرح یتیم کي کفالت کرنے والا بھی اس کي کفالت کرتا ہے جو اپنے دینی م معاملات کي سمجھ بوجھ نہیں رکھتا، بلکہ وہ اپنے دنیاوی معاملات سے بھی بے خبر ہوتا ہے تو وہ اس کي راہنمائی کرتا اور اسے دین سکھاتاہے اور اس کي تربیت کرکے ادب سکھاتا ہے) اسے حافظ رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں نقل کیا ہے. دیکھیں: فتح الباری (10 / 437) .

پھر صرف خرچہ پر ہي اکتفا کرنا اور خاص کر یہ کہ جگہ کي دوری ہو تو بندہ کے دل کي نرمی اور ضروریات پوری کرنے کےاسباب میں سے ایك سبب سے محروم رہتا ہے وہ یہ کہ یتیم پر شفقت اور نرمی اور اسے اپنے ساتھ ملانا، حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یتیم کے نزدیك ہو اور اس کے سر پر ہاتھ رکھو، اور اپنے کھانے میں سے اسے کھلاؤ کیونکہ یہ تمہارے دل میں نرمی پیدا کرے گا اور تمہاری ضرورت کا پا لےگي" دیکھیں: السلسلۃ الصحیحۃ (854) .

حاصل یہ ہوا کہ یتیم کي کفالت کا سب سے اعلی ترین مقام اور درجہ یہ ہے کہ اسے اپنے بچوں میں ملائے اور ان کي تربیت جیسی ہي یتیم کي بھي تربیت کرے اور جس طرح اپنےبچوں پر خرچ کرتا ہے اس پر بھي اسي طرح خرچ کرے.

اور اگر کفالت کرنے والے کے پاس اتنا مال نہیں کہ وہ یتیم کو کافی ہو، یا پھر یتیم کے پاس مال ہو جس سے وہ مسغنی ہو سکتا ہے، اور اس شخص نے اسے اپنی اولاد میں ملا لیا تو اگرچہ یہ پہلے درجہ سے کم ہے لیکن کفالت کے معانی اور عظیم مقاصد میں سے ہے.

حتی کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(یہ فضیلت تو اسے حاصل ہوتی ہے جو اپنے مال سے یتیم کي کفالت کرے یا پھر شرعی ولی ہونے کے ساتھ یتیم کے مال سے ہی اس کي کفالت کرے) اسے ابن علان نے دلیل الفالحین (3 / 104) میں نقل کیا ہے.

لھذا اگر انسان کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ یتیم پر خرچ کرے جیسا کہ سوال کرنے والے کي حالت ہے، تو یہ بھی ان شاء اللہ خیروبھلائی ہی ہے، اور یہی کافی ہے کہ وہ مال ودولت اور اس پر کنجوسی اور بخل کے فتنہ سے محفوظ ہو گیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کي شرط کو ادا کردیا.

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" جس نے اس مال میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا"

لیکن یہ یتیم کي مکمل کفالت نہیں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کي جنت میں مرافقت ملنے کا وعدہ کیا گیا ہے، اور ہو سکتا ہے اخلاص نیت اور ارده کي سچائی کي بنا پر وہ کچھ حاصل ہو جائے جو عمل کرنے سے رہ گیا ہو.

انس رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایك غزوہ میں تے تو آپ نے فرمایا:

" ہمارے پیچھے مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھي ہیں جس وادی اور گھاٹی میں بھي ہم گئے وہ ہمارے ساتھ تھےانہیں عذر نے روك لیا" صحیح بخاري حدیث نمبر (2839)

واللہ اعلم .